میں کہانی کہانی میں علمِ حیوانیات کی بنیادی معلومات دے دی گئی ہیں۔ 'سوال ہی سوال' میں بنیادی سوال: 'ہماری دنیا کہاں سے آئی' کائنات، کہکشاں، نظامِ شمسی، ستارے، سورج، سیارے سب کا ذکر ہے اور مناسب انداز سے قرآنی آیات بھی دی ہیں (ص ۳۶، جگمگ)۔ 'خطرہ' کے عنوان سے ایک سبق میں ایسی ۱۵ ہدایات دے دی گئی ہیں جو خطرے سے بچائیں مثلاً چھری سے نہ کھیلیں، گرم استری نہ چھوئیں وغیرہ۔ (ص ۱۰۳، جگمگ)

رم جھم دیکھیں تو ابواب کے عنوانات سے ایک اندازہ ہوجاتا ہے۔ ۱-اسماے حسنیٰ ۲-انبیاے کرام ۳-فرائض ۴-حقوق ۵-آداب ۶-اجتماعیت ۷-سائنس کی دنیا ۸-تہذیب وتمدن ۹-ماحولیات ۱۰-اخلاقیات۔ 'ہمیشہ دیر کردیتے ہو' (ص ۴۴-۴۷، رم جھم) میں جو بچہ امی کے کہنے کے باوجود بھی آخر وقت میں نماز پڑھتا ہے، خواب میں یوم الحساب میں پکڑے جانے کا پورا نقشہ اور کیفیات کا بیان ہوتا ہے اور بالکل آخری وقت میں بچا لیا جاتا ہے۔ 'شیطی کون تھا' میں شیطان کس طرح گمراہ کرتا ہے، اس سے مقابلے کا بیان ہے۔ (ص ۱۰-۱۴، جگمگ)

وطن کا قرض (ص ۵۸-۶۲، رم جھم) میں مشکور حسین یاد کی 'آزادی کے چراغ' سے ہمیں پاکستان کے لیے دی گئی قربانیوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔ عبدالغنی فاروق کی کتاب ہم کیوں مسلمان ہوئے؟ سے وہ واقعہ لیا گیا ہے جس میں ایک برطانوی فوجی افسر مسلمان سپاہی کے رمضان میں دوڑائے جانے کے باوجود پانی نہ پینے سے متاثر ہوکر بالآخر مسلمان ہوجاتا ہے۔ 'عظیم شہر با کمال لوگ' (ص ۷۲-۷۶، رم جھم) میں بغداد اور اندلس کے حوالے سے ہارون الرشید کے دارالحکمت اور الزہراوی کا ذکر ہے۔ 'کیسے کیسے لوگ' (ص ۷۷-۸۴، رم جھم) میں آئزک، نیوٹن، لوئی پاسچر، تھامس ایڈی سن کی خدمات کا تذکرہ ہے۔ کائنات اور سائنس سے متعلق سبق ہارون یحییٰ کے حوالے سے لیے گئے ہیں، مثلاً 'اندھی مخلوق' (ص ۷۰، رم جھم) میں دیمک کی کہانی۔ مسعود احمد برکاتی کے سفرنامے 'دو مسافر، دو ملک' سے بچے لندن اور پیرس کی سیر کر آتے ہیں لیکن ساتھ ہی اتنا کچھ سیکھتے ہیں کہ بس! (ص ۸۵، رم جھم)

تبصرے میں تفصیل ہوتی جارہی ہے، دل چاہتا ہے کہ قارئین کو مکمل جھلک دکھادی جائے، لیکن شاید یہ ممکن نہیں۔